# بحث زیارت قبور کے لئے سفر کرنا

عرس بزرگان اور زیارت قبور کے لئے سفر کرنا بھی جائز اور باعث ثواب ہے دیوبندی وغیرہ اس کو بھی حرام کہتے ہیں۔ اس لئے اس بحث کے بھی دو باب کئے جاتے ہیں پہلے باب میں جواز کا ثبوت اور دوسرے میں اس پر اعتراضات و جوابات۔

## پہلا باب

## سفر عرس کے بارے میں

سفر کا حکم اس کے مقصد کی طرح ہے یعنی حرام کام کے لئے سفر کرنا حرام۔ جائز کے لئے جائز اور سنت کے لئے سنت۔ فرض کے لئے فرض۔ حج فرض کے لئے سفر بھی فرض۔ کبھی جہاد و تجارت کے لئے سفر سنت ہے۔ کیونکہ یہ کام خود سنت ہیں۔ روضہ مصطفی علیہ السلام کی زیارت کے لئے سفر واجب ہے کیونکہ یہ زیارت واجب دوستوں کی ملاقات۔ شادی ختنہ میں اہل قرابت کی شرکت۔ اطباء سے علاج کرانے کے لئے سفر کرنا جائز کیونکہ یہ چیزیں خود جائز ہیں چوری ڈکیتی کے لئے سفر حرام۔ کیونکہ یہ کام خود حرام ہیں۔ غرضکہ سفر کا حکم معلوم کرنا ہو تو اس کے مقصد کا حکم دیکھ لو۔ عرس خاص زیارت قبر کا نام ہے اور زیارت قبر تو سنت ہے لہذا اس کے لئے سفر بھی سنت ہی میں شمار ہوگا۔ قرآن کریم میں بہت سفر ثابت ہیں۔

**ومن یخرج من بیتہ مہاجراً الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ۔**

**ترجمہ:** جو شخص اپنے گھر سے ہجرت کے لئے اللہ اور رسول کی طرف نکل گیا پھر اس کو موت آگئی تو اس کا اجر عنداللہ ثابت ہوگیا۔

(پارہ ۵ سورہ ۴ آیت نمبر ۱۰۰)

سفر ہجرت ثابت ہوا **لایلف قریش ایلافھم رحلۃ الشتآء والصیف** (پارہ ۳۰ سورہ ۱۰۶ آیت نمبر ۲) اس لئے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی کے دونوں سفروں میں۔ سفر تجارت ثابت ہوا۔

**واذ قال موسیٰ لفتہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا۔**

**ترجمہ:** اور یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ میں باز نہ رہوں گا جب تک کہ وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔

(پارہ ۱۵ سورہ ۱۸ آیت نمبر ۶۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کے لئے گئے۔ مشائخ کی ملاقات کے لئے سفر کرنا ثابت ہوا۔

**یبنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تیئسوا من روح اللہ۔**

**ترجمہ:** اے میرے بیٹو جاؤ یوسف اور ان کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

(پارہ ۱۳ سورہ ۱۲ آیت نمبر ۸۷)

یعقوب علیہ السلام نے فرزندوں کو تلاش یوسف کے لئے حکم دیا۔ تلاش محبوب کے لئے سفر ثابت ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔

**اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیراً۔**

**ترجمہ:** میرا یہ کرتہ لے جاؤ۔ میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

(پارہ ۱۳ سورہ ۱۲ آیت نمبر ۹۳)

علاج کے لئے سفر ثابت ہوا۔

ولما دخلوا علی یوسف اوی الیہ۔

**ترجمہ:** پھر جب وہ سب یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی۔

(پارہ ۱۳ سورہ ۱۲ آیت نمبر ۶۹)

ملاقات فرزند کے لئے سفر ثابت ہوا۔ فرزندان یعقوب علیہ السلام نے والد ماجد سے عرض کیا۔

فارسل معنا اخانا نکتل وانا لہ لحفظون۔

**ترجمہ:** ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے ہم غلہ لائیں گے اوران کی ضرور حفاظت کریں گے۔

(پارہ ۱۳ سورہ ۱۲ آیت نمبر ۶۳)

روزی حاصل کرنے کے لئے سفر ثابت ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔

اذھب الی فرعون انہ طغی۔

**ترجمہ:** فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

(پارہ ۳۰ سورہ ۷۹ آیت نمبر ۱۷)

تبلیغ کے لئے سفر ثابت ہوا۔ مشکوۃ کتاب العلم میں ہے۔

من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللّٰہ۔

**ترجمہ:** جو شخص تلاش علم میں نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب العلم الفصل الاول ص ۳۴ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

حدیث میں ہے۔

اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔

**ترجمہ:** علم طلب کرو اگرچہ چین میں ہو۔

(جامع الصغیر ج ۱ ص ۷۲ رقم الحدیث ۱۱۱۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

کریما میں ہے۔

طلب کردن علم شد بر تو فرض　　دگر واجب است از پیش قطع ارض

علم کا طلب کرنا تجھ پر فرض ہے اس کے لئے سفر بھی ضروری ہے طلب علم کے لئے سفر ثابت ہوا۔ گلستان میں ہے۔

برد اندر جہاں تفرج کن!　　پیش ازاں روز کز جہاں بردی

جاؤ دنیا کی سیر کرو مرنے سے پہلے سیر کے لئے سفر ثابت ہوا۔ قرآن مجید میں ہے۔

قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔

**ترجمہ:** کفار سے فرماد و کہ زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ کفار کا کیا انجام ہوا۔

(پارہ ۷ سورہ ۶ آیت نمبر ۱۱)

جن ملکوں پر عذاب الٰہی آیا ان کو دیکھ کر عبرت پکڑنے کے لئے سفر ثابت ہوا۔

جب اس قدر سفر ثابت ہوئے تو مزارات اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کرنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا یہ حضرات طبیب روحانی ہیں اوران کے فیوض مختلف۔ ان کے مزارات پر پہنچنے سے شان الٰہی نظر آتی ہے کہ اللہ والے بعد وفات بھی دنیا پر راج کرتے ہیں اس سے ذوق عبادت پیدا ہوتا ہے ان کے مزارات پر دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ شامی جلد اول بحث زیارت قبور میں ہے۔

وھل تندب الرحلۃ لھا کما اعتید من الرحلۃ الی زیارۃ خلیل الرحمن وزیارۃ السید البدوی لم ار

من صرح به من ائمتنا ومنع منه بعض الائمة الشافعية قياسا على منع الرحلة بغير المساجد الثلث ورده الغزالى بوضوح الفرق۔

**ترجمہ:** اور آیا زیارت قبور کے لئے سفر کرنا مستحب ہے جیسے کہ آج کل خلیل الرحمٰن اور سید بدوی علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا رواج ہے میں نے اپنے آئمہ میں سے کسی کی تصریح نہیں دیکھی بعض شافعی علماء نے منع کیا ہے مسجدوں کے سفر پر قیاس کر کے لیکن امام غزالی نے اس منع کی تردید کر دی فرق واضح فرمادیا۔

(ردالمحتار علی درالمختار کتاب الجنائز مطلب فی زیارۃ القبور ج ۱ ص ۶۶۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شامی میں اسی جگہ ہے۔

واما الاولیآء فانهم متفاوتون فی القرب الی الله و نفع الزائرین بحسب معارفهم واسرارهم۔

**ترجمہ:** لیکن اولیاء اللہ تقرب الی اللہ وزائرین کو نفع پہنچانے میں مختلف ہیں بقدر اپنے معروف واسرار کے۔

(ردالمحتار علی درالمختار کتاب الجنائز مطلب فی زیارۃ القبور ج ۱ ص ۶۶۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مقدور شامی میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں امام شافعی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

انی لاتبرك بابی حنيفة واجیء الی قبره فاذا عرضت لی حاجة صليت ركعتين وسالت الله عند قبره فتقضى سريعا۔

**ترجمہ:** میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جا کر اللہ سے دعا کرتا ہوں تو جلد حاجت پوری ہوتی ہے۔

(ردالمحتار علی درالمختار مقدمہ ج ۱ ص ۴۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اس سے چند امور ثابت ہوئے زیارت قبور کے لئے سفر کرنا۔ کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لئے رضی اللہ عنہ صاحب قبر سے برکت لینا ان کی قبروں کے پاس جا کر دعا کرنا۔ صاحب قبر کو ذریعہ حاجت روائی جاننا۔ نیز زیارات روضہ رسول اللہ ﷺ کے لئے سفر کرنا ضروری ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب الحظر والاباحۃ صفحہ ۵۹ میں ہے۔ زیارت بزرگان کے لئے سفر کر کے جانا علماء اہل سنت میں مختلف ہے بعض درست کہتے ہیں اور بعض ناجائز دونوں اہل سنت کے علماء ہیں۔ مسئلہ مختلفہ ہے اس میں تکرار درست نہیں اور فیصلہ بھی ہم مقلدوں سے محال ہے۔ رشید احمد عفی عنہ۔

اب کسی دیوبندی کو حق نہیں کہ سفر عرس سے کسی کو منع کرے کیونکہ مولوی رشید احمد صاحب تکرار کو منع فرماتے ہیں اور اس کا فیصلہ نہیں فرما سکتے۔ عقل بھی چاہتی ہے کہ یہ سفر زیارت جائز ہو۔ اس لئے کہ ہم عرض کر چکے سفر کی حلت وحرمت اس کے مقصد سے معلوم ہوتی ہے اور سفر کا مقصد تو ہے زیارت قبر۔ اور یہ منع نہیں۔ کیونکہ زیارت قبر کی اجازت مطلقاً ہے۔ الاقزوروھا تو سفر کیوں حرام ہوگا۔ نیز دینی و دنیاوی کاروبار کے لئے سفر کیا ہی جاتا ہے۔ یہ بھی ایک دینی کام کے لئے سفر ہے یہ کیوں حرام ہو؟

# دوسرا باب

## سفر عرس پر اعتراضات وجوابات میں

**اعتراض (۱)** ......: مشکوۃ باب المساجد میں ہے۔

لاتشد الرحال الا الی ثلث مسجد مسجد الحرام والمسجد الا قصى ومسجدی هذا۔

**ترجمہ:** تین مسجدوں کے سواء اور کسی طرف کا سفر نہ کیا جاوے۔ مسجد بیت اللہ۔ مسجد بیت المقدس اور میری یہ مسجد۔
(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ المدینۃ ج۱ص۳۹۸رقم الحدیث۱۱۳۲مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)، (صحیح مسلم کتاب الحج باب لاتشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد ج۲ص۱۰۱۴رقم الحدیث۱۳۹۷مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے ان تین مسجدوں کے اور کسی طرف سفر جائز نہیں اور زیارت قبور بھی ان تینوں کے سواء ہے۔

**جواب:۔** اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ان تین مسجدوں میں نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے چنانچہ مسجد بیت الحرام میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر۔ بیت المقدس اور مدینہ پاک کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر۔ لہذا ان مساجد میں یہ نیت کر کے دور سے آنا چونکہ فائدہ مند ہے جائز ہے لیکن کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے محض لغو ہے اور ناجائز کیونکہ ہر جگہ کی مسجد میں ثواب یکساں ہے جیسے بعض لوگ دہلی کی جامع مسجد میں جمعۃ الوداع پڑھنے کے لئے سفر کر کے جاتے ہیں۔ یہ سمجھ کر وہاں ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ ناجائز ہے تو سفر کرنا کسی مسجد کی طرف اور پھر زیادتی ثواب کی نیت سے منع ہوا۔ اگر حدیث کی یہ توجیہ نہ کی جاوے تو ہم پہلے باب میں بہت سے سفر قرآن سے ثابت کر چکے ہیں وہ سب حرام ہونگے۔ آج تجارت کے لئے علم دین کے لئے دنیاوی کاموں کے لئے صدہا قسم کے سفر کرتے ہیں۔ وہ سب حرام ٹھہریں گے۔ چنانچہ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات میں ہے۔

وبعضے از علماء گفتہ اند کہ سخن در مساجد است یعنی در مسجدے دیگر جزایں مساجد سفر جائز نہ باشد واما مواضع دیگر جز مساجد خارج از مفہوم ایں کلام است۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں کلام مسجدوں کے بارے میں ہے یعنی ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں مسجد کے علاوہ اور مقامات وہ اس کلام کے مفہوم سے خارج ہیں۔
(اشعۃ اللمعات ج۱ص۳۲۴مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

مرقات شرح مشکوۃ میں اسی حدیث کے ماتحت ہے۔

**فی الشرح المسلم للنووی قال ابو محمد یحرم شد الرحال الی غیر الثلثۃ وھو غلط وفی الاحیاء ذھب بعض العلمآء الی الاستدلال علی المنع من الرحلۃ لزیارۃ المشاھد وقبور العلمآء و الصلحین وما تبین الی ان الامر لیس کذالک بل الزیارۃ مامور بھا الخبر الا فزوروھا انما وردنھیا عن الشد بغیر الثلثۃ من المسجد لتما ثلھا واما المشاھد فلا تساوی بل برکۃ زیارتھا علی قدر درجاتھم عنداللہ ھل یمنع ذلک القائل عن شد الرجال بقبور الانبیآء کا براھیم وموسی ویحیی والمنع من ذلک فی غایۃ الاحالۃ والاولیآء فی معناھم فلا یبعد ان یکون ذلک من اغراض الرحلۃ کما ان زیارۃ العلمآء فی الحیوۃ۔**

**ترجمہ:** نووی کی شرح مسلم میں ہے کہ ابو محمد نے فرمایا کہ سواء ان تین مساجد کے اور طرف سفر کرنا حرام ہے مگر یہ محض غلط ہے احیاء العلوم میں ہے کہ بعض علماء متبرک مقامات اور قبور علماء کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں جو مجھ کو تحقیق ہوئی وہ ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہ الا فزوروھا ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے کہ تمام مسجدیں یکساں ہیں لیکن مقامات متبرکہ یہ برابر نہیں بلکہ ان کی برکات بقدر درجات ہیں کیا یہ مانع انبیائے کرام کی قبور کے سفر سے بھی منع کرے گا جیسے حضرت ابراہیم وموسیٰ ویحییٰ علیہم السلام اس سے منع کرنا سخت دشوار ہے اور اولیاء اللہ بھی انبیاء کے حکم میں ہیں پس کیا بعید ہے کہ ان کی طرف سفر کرنے میں بھی کوئی خاص غرض ہو۔ جیسا کہ علماء کی زندگی میں ان کی زیارت کرنا۔
(مرقاۃ المفاتیح ج۲ص۱۹۰مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

اسی مشکوۃ کتاب الجہاد فی فضائلہ میں ہے۔

**لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا۔**

**ترجمہ:** دریا میں سوار نہ ہو مگر حاجی یا غازی یا عمرہ کرنے والا کہیئے کیا سوائے ان تینوں کے اوروں کو سفر دریا حرام ہے۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الجہاد فی فضائلہ الفصل الثانی ص ۳۳۳ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

**اعتراض (۲)**......:۔ اللہ ہر جگہ ہے اس کی رحمت ہر جگہ پھر کسی چیز کو ڈھونڈ نے کے لئے اولیاء کے مزاروں پر سفر کر کے جاتے ہیں دینے والا رب ہے وہ ہر جگہ ہے۔

**جواب:۔** اولیاء اللہ رحمت رب کے دروازے ہیں۔ رحمت دروازوں سے ہی ملتی ہے ریل اپنی پوری لائن سے گزرتی ہے اگر اس کو حاصل کرنے کے لئے اسٹیشن پر جانا ہوتا ہے اگر اور جگہ لائن پر کھڑے ہو گئے تو ریل گزر یگی تو سہی مگر تم کو نہ ملے گی۔ آج دنیاوی مقاصد، نوکری، تجارت وغیرہ کے لئے سفر کیوں کرتے ہو۔ خدا رازق ہے وہ ہر جگہ دے گا۔ طبیب کے پاس بیمار سفر کر کے کیوں آتے ہیں خدا شافی الامراض ہے اور وہ تو ہر جگہ ہے آب وہوا بدلنے کے لئے پہاڑ اور کشمیر کا سفر کیوں کرتے ہو، وہاں کی آب وہوا تو تندرستی کو مفید ہو۔ لیکن اولیاء کے مقامات کی آب وہوا ایمان کو مفید نہ ہو۔ رب نے موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس کیوں بھیجا؟ وہ سب کچھ ان کو یہاں ہی دے سکتا تھا۔ قرآن کریم میں ہے ھنالک دعا زکریا ربہ معلوم ہوا کہ زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہ السلام کے پاس کھڑے ہو کر بچے کے لئے دعا کی یعنی ولیہ کے پاس دعا کرنا باعث قبول ہے۔ معلوم ہوا کہ قبور اولیاء کے پاس دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

**اعتراض (۳)**......:۔ جس درخت کے نیچے بیت الرضوان ہوئی تھی لوگوں نے اس کو زیارت گاہ بنا لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے اس کو کٹوا دیا تو قبور اولیاء کو زیارت گاہ بنانا فعل عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے۔

**جواب:۔** یہ محض غلط ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس درخت کو ہرگز نہیں کٹوایا بلکہ وہ اصل درخت قدرتی طور پر لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہو گیا تھا۔ اور لوگوں نے اس کے دھوکے میں دوسرے درخت کی زیارت شروع کر دی تھی۔ اس غلطی سے بچانے کے لئے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس دوسرے درخت کو کٹوایا۔ اگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تبرکات کی زیارت کے مخالف ہوتے تو حضور علیہ السلام کے بال مبارک تہبند شریف اور قبر انور سب ہی تو زیارت گاہ بنی ہوئی تھیں۔ ان کو کیوں باقی رہنے دیا۔ مسلم جلد دوم کتاب الامارت باب بیان بیعت الرضوان۔ بخاری جلد دوم باب غزوہ الحدیبیہ میں ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

**کان ابی ممن بایع رسول اللہ ﷺ عند الشجرة قال فانطلقنا فی قابل حآجین فخفی علینا مکانھا۔**

**ترجمہ:** میرے والد بھی ان میں سے ہیں جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخت کے پاس بیعت کی تھی انہوں نے فرمایا کہ ہم سال آئندہ حج کے لئے گئے۔ تو اس کی جگہ ہم پر مخفی ہو گئی۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب بیان بیعت الرضون تحت الشجرۃ ج ۲ ص ۱۳۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

بخاری میں ہے۔

**فلما خرجنا من العام المقبل نسیناھا فلم نقدر علیھا۔**

**ترجمہ:** پس جبکہ ہم سال آئندہ گئے تو اس کو بھول گئے اور اس کو پا نہ سکے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیہ ۵۹۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

پھر یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اصل درخت کٹوایا۔